مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

عذاب الٰهی

﴿قل هوالقادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم اومن تحت ارجلکم اویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض انظر کیف نصرف الآیات لعلهم یفقهون﴾ سورة الانعام:٦٥)

''ترجمہ'' کہہ دیجئے۔ وہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم کو گروہ در گروہ کر کے سب کو لڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ دیکھئے کس کس طرح سے ہم آیات کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ جائیں۔

قارئین کرام۔ مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عذاب کی تین اقسام کا تذکرہ فرمایا ہے (۱) اوپر سے یعنی آسمان سے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر بارش کا سخت سیلاب آیا اور قوم عاد پر ہوا کا طوفان آیا اور قوم لوط علیہ السلام پر آسمان کی طرف سے پتھر برسائے گئے۔ (۲) نیچے سے جیسے زمین میں دھنسایا جانا ہے اور طوفانی سیلاب جس میں سب کچھ غرق ہو جائے وغیرہ

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ ظالم اور بے رحم حکمران قوم پر مسلط ہو جائیں۔ اور نیچے کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اپنے نوکر' غلام' ملازم اور خدمت گار وغیرہ بے وفا' کام چور اور خائن ہو جائیں۔ (۳) کسی قوم میں مختلف گروہ اور پارٹیاں بن کر آپس میں ایک دوسرے سے تصادم کریں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک دوسرے کے لئے عذاب بن جائیں۔ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے ہمارا گزر مسجد بنی معاویہ پر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ دعا میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر تک دعا کرتے رہے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا۔ (۱) میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کیا جائے اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی (۲) میری امت کو قحط اور بھوک کے ذریعہ ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ بھی قبول فرمائی (۳) کہ میری امت آپس کے جنگ و جدل سے تباہ نہ ہو۔ مجھے اس دعا سے روک دیا گیا۔ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا ص ۵۸٦ آج بدقسمتی سے امت مسلمہ آخری عذاب کی قسم میں مبتلا ہے۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو بے دردی کے ساتھ قتل کر رہے ہیں اور پاکستان میں دہشت گردی اور شدت پسندی کے نام سے مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور دشمن کے لئے کام آسان کر رہے ہیں خود ہی اپنی بربادی کا سامان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں اور عوام الناس کو صراط مستقیم پر گامزن کرے تا کہ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہ سکیں (آمین)

ترجمة الحدیث

امت مسلمہ کی کمزوری کا سبب

﴿عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الامم ان تداعیٰ علیکم کما تداعی الا کلمة الی قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل و لینزعن الله من صدور عدو کم المهابتا منکم ولیقذفن الله فی قلوبکم الوهن قالو! ومالوهن یارسول لله صلی الله علیه وسلم . قال حب الدنیا و کراهیة الموت﴾

سنن ابی داؤد۔ حدیث ۴۲۹۸۔

''ترجمہ'' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم پر امتیں ٹوٹ پڑیں گی جیسا کہ بہت سارے کھانے والے ایک پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں ایک کہنے والے نے کہا کہ ہم اس دن قلیل تعداد میں ہوں گے آپ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ تم اس دن کثیر تعداد میں ہوں گے لیکن تمہاری حیثیت ایسے ہوگی جیسے سیلاب کے پانی میں تیرنے والے تنکوں کی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب و دبدبہ نکال لیں گے اور تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ وہن ڈال دیں گے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ وہن کیا ہے کہ آپ نے جواب فرمایا دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔

قارئین کرام مذکورہ بالا حدیث میں امت مسلمہ کی تباہی اور کمزوری کا بہت اہم سبب واضح کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا سے شدید محبت اور موت سے انتہائی نفرت۔ یہ وہ چیز ہے جو آج کے موجودہ مسلمانوں میں بدرجہ اتم موجود ہے جس وجہ سے مسلمان دن بدن اور روز بروز پستی اور تنزل اور انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔ پاکستان اور فلسطین' کشمیر' افغانستان اور عراق میں اہل اسلام کی تباہی و بربادی اس کا واضح ثبوت ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل اسلام کے دلوں میں دین کی محبت اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی ذات کی محبت راسخ فرمائے اور جذبہ جہاد سے سرشار فرمائے۔